کرم حیدری

شکستِ خواب

ہے غرق تحیّر میں مگر ملّتِ سادہ
ساحل پہ یہاں اُٹھتے ہیں طوفان زیادہ
اس خاک کا جو ذرّہ ہے پامالِ ہوس ہے
ہر کُنجِ چمن بے در و دیوارِ قفس ہے
چھائی ہوئی بدکار ، بداطوار سیاست
اندیشۂ بیمار کی بیمار سیاست
یہ قوم کے رہبر ، یہ سیاست کے دلارے
یہ پھولوں کی مانند تروتازہ شرارے
یہ وقت کی رفتار کے پہچاننے والے
ہر رنگ میں تقریر کا گُر جاننے والے
سرمستِ سیاست ہیں سیاست کے مداری
قوم اِن کی بلا سے جو ہو اللہ کو پیاری
ہے فکر غلط کوش ، تخیّل غلط اندیش
ہمّت میں تذبذب ہے ، ارادوں میں پس و پیش
ہے نقطۂ پُرکارِ عمل ذات ، فقط ذات
اس دائرہ تنگ میں کیا بولیں گے اوقات
کچھ بڑھ کے سیاست سے ہے بازارِ تجارت
اخلاق کی ہر قدر یہاں ہوتی ہے غارت
بازار ہی کہیے تو یہ ہے لوٹ کا بازار
سودے ہیں امانت کے دیانت کے ہیں بیوپار
بیٹھے ہوئے ہر موڑ پہ خوش وضع لٹیرے
یہ مار سرِ گنج ، یہ چالاک سپیرے
یہ لکشمی دیوی کے مسلمان پجاری
اخلاق سے ، احساس سے ، ایمان سے عاری
یہ قحط میں اِک فصل گراں کاٹنے والے
حالات کے ماروں کا لہو چاٹنے والے

دم اِن کا سلامت ہے تو ہے امن و سکون خواب
یہ لوگ ہیں موجود ، تو ہر چیز ہے نایاب

❁ ❁ ❁